محمد سلیمان اظہر ایم اے

سیدہ امّ کلثوم رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبزادیوں میں سے سب سے بڑی صاحب زادی ہونے کا شرف کس کو حاصل ہے اور ان میں سے سب سے کم سِن کون ہیں؟ اس میں سخت اختلاف ہے۔ چنانچہ علامہ حلبی نے چند قول نقل کئے ہیں جو ترتیب وار درج ذیل ہیں:

۱۔ زینب، رقیہ، فاطمہ، اُمّ کلثوم۔

۲۔ رقیہ، فاطمہ، اُمّ کلثوم۔

۳۔ رقیہ، زینب، ام کلثوم، فاطمہ۔

۴۔ زینب، رقیہ، ام کلثوم، فاطمہ۔

۵۔ فاطمہ، رقیہ — رضی اللہ تعالیٰ عنہن (سیرت حلبی ص ۳۴۵/۳)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صنیع سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک صحیح نمبر چار ہے، جنھوں نے "ام کلثوم کو حضرت فاطمہ سے بھی کم سن کہا ہے، اس کو انھوں نے "قیل" (صیغہ تمریض) سے بیان کیا ہے۔ ملاحظہ ہو (فتح الباری ص ۴۲۲/۱۵)

یہی اسلوب امام ابن قیم نے اختیار کیا ہے (زاد المعاد ص ۳۵/۱)

اس اختلاف کے حل کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس سلسلے کی روایات کا تنقیدی جائزہ لیا جائے۔ ان کی روایاتی حیثیت کے تعین سے یہ فیصلہ کرنا آسان ہو گا کہ: حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ سے کم سن ہیں یا بڑی؟ ہمارے نزدیک صحیح بات وہی ہے جو جمہور نے کہی ہے۔ باقی رہا یہ استبعاد کہ: اگر بڑی تھیں تو حضرت فاطمہ سے پہلے ان کا نکاح کیوں نہ ہوا؟ تو صرف اتنی سی بات سے "عمر یا سن و سال کا تعین کچھ علمی سی بات نہیں ہے۔ طبقات کی روایت اگر واقدی سے ہے تو جھگڑا ختم، کیونکہ وہ قابل اعتبار نہیں ہے۔

بہرحال یہ علمی اور تاریخی مضمون ہے، اگر کوئی صاحب اس کے سلسلے میں اپنا جائزہ

پیش کرنا چاہے تو محدث کے اوراق اس کے لیے حاضر ہیں بشرطیکہ نقد و نظر کا انداز محققانہ متانہ اور محققانہ ہو۔

(ادارہ)

حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بارگاہِ الٰہی سے چار صاحبزادیاں عطا ہوئیں جن کے اسمائے گرامی سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ فاطمہ اور سیدہ ام کلثوم ہیں۔ عام تصور کے مطابق سیدہ فاطمہ رسول اللہ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں اور ان کی ولادت دوسروں کے برعکس بعد بعثت ہوئی۔ سیدہ زینب کی شادی ابوالعاص بن ربیع اموی سے ہوئی۔ سیدہ رقیہ کی شادی آنحضرت کے چچا زاد بھائی اور ابولہب کے بیٹے عتبہ سے ہوئی۔ سیدہ ام کلثومؓ کی شادی عتبہ کے بھائی عتیبہ سے ہوئی۔ بعثت نبوی کے بعد ان بدبختوں نے کائنات کی شہزادیوں کو طلاق دے دی جس پر آنحضرت نے سیدہ رقیہ کی شادی حضرت عثمان بن عفان اموی سے کر دی۔ اور جب سیدہ رقیہ سیدنا عثمان کی زوجیت میں فوت ہو گئیں تو رسول اللہ نے سیدہ ام کلثوم کا نکاح بھی انہی کے ساتھ کر دیا۔ حضرت فاطمہ کی شادی حضرت علی سے ہجرت مدینہ سے فوراً بعد ہوئی اور بنا جنگِ بدر کے بعد حارثہ بن نعمان کے مکان میں عمل میں آئی۔

اس عمومی تصور کو من وعن تسلیم کر لینے سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جناب رسالتمآب نے سیدہ رقیہ کا نکاح ثانی تو طلاق کے فوراً بعد کر دیا۔ لیکن سیدہ ام کلثوم کے نکاح ثانی میں ۱۲ سال کی تاخیر کیوں کی جب کہ اس دوران آپ نے ام کلثوم سے چھوٹی صاحب زادی سیدہ فاطمہ کی شادی حضرت علی سے کر دی۔ بڑی اور مطلقہ صاحب زادی کو نظر انداز کر کے چھوٹی کا نکاح کیوں کیا۔ اور کیوں اسے عین حالتِ جوانی میں اتنا طویل عرصہ اپنے گھر بٹھائے رکھا جب کہ عرب معاشرے میں مطلقہ یا بیوہ سے شادی کوئی معیوب بات نہیں سمجھی جاتی ہے اور ہر آن اچھے سے اچھا خاوند مل سکتا تھا۔

ہمارا یہ مختصر سا مقالہ اسی سوال کا جواب ہے۔ ہم اپنے نظریات کے حتمی اور قطعی ہونے پر مصر نہیں ہیں بلکہ اہل علم قارئین کی جانب سے تنقید و تبصرہ کے خواہاں ہیں۔

ہم سب سے پہلے وہ روایات آپ کے سامنے رکھتے ہیں جن کے باعث وہ تصور ابھرتا ہے جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔

محمد بن حبیب کی کتاب المحبّر میں آنحضرتؐ کی اولاد امجاد کا بایں الفاظ ذکر ہے۔

فولدت (خديجة) للنبي القاسم وزينب وام كلثوم وفاطمه وعبد الله وهو الطاهر والطيب اسم واحد" (ص ۹۰) کہ خدیجہ سے رسول اللہ کے ہاں قاسم، زینب، ام کلثوم فاطمہ اور عبد اللہ پیدا ہوئے۔" اس روایت میں حضرت فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب صاحبزادیوں میں سے چھوٹی ظاہر کیا گیا ہے۔

شیعہ حضرات کی مستند ترین کتاب اصول کافی ہیں۔ رسول اللہ کی از بطن خدیجہ اولاد کا تذکرہ یوں ہے۔

وتزوج خديجة وهو ابن بضع وعشرين سنة فولدت له منها قبل بعثته القاسم ورقيه وزينب وام كلثوم وولد له بعد المبعث الطيب والطاهر والفاطمه عليها السلام (ص ۲۷۸)

کہ رسول اللہ نے حضرت خدیجہ سے ۲۵ سال کی عمر کے لگ بھگ شادی کی اور ان کے بطن سے رسول اللہ کے ہاں قاسم، رقیہ، زینب، ام کلثوم قبل بعثت اور طیب، طاہر، فاطمہ بعد بعثت پیدا ہوئے۔" اس روایت میں جو شیعی اصح الکتب سے نقل کی گئی ہے۔ جہاں آنحضرت کی چار صاحبزادیوں کا ثبوت ملتا ہے وہیں فاطمہ کو چاروں میں چھوٹی بھی ظاہر کیا گیا ہے اور ان کی ولادت کا زمانہ بعد بعثت نبوی بتایا گیا ہے۔

یہی بات ذرا وضاحت کے ساتھ محمد بن علی ابن شہر آشوب کی کتاب آلِ ابی طالب میں مذکور ہے:

ولدت فاطمة بمكة بعد النبوة بخمس سنين ..... واقامت مع ابيها بمكة ثماني سنين هاجرت معه الى المدينة فزوجها من علي بعد مقدمها المدينة بسنتين" کہ حضرت فاطمہ بعثت کے پانچ برس بعد مکہ میں پیدا ہوئیں۔ آٹھ سال اپنے والد گرامی کے گھر مکہ میں مقیم رہیں۔ پھر انھیں کے ساتھ مدینہ کی جانب ہجرت کی اور ہجرت کے دو سال بعد حضرت علی سے ان کی شادی (دس سال کی عمر میں) ہوئی" اس روایت میں بھی سیدہ کی ولادت بعد بعثت بتائی گئی ہے۔ دوسری باتوں سے قطع نظر اس میں یہ بات تو سراسر غلط ہے کہ سیدہ فاطمہ نے آنحضرت کے ساتھ مدینہ کی جانب ہجرت کی۔ کیونکہ یہ شرف اس کائنات میں سوائے سیدنا صدیق اکبر کے کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے۔

علامہ طبری کی کتاب اعلام الوریٰ باعلام الہدیٰ میں حضرت علی اور سیدہ فاطمہ کی شادی

کے وقت سیدہ کی عمر نو برس لکھی گئی ہے جس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ سیدہ کی ولادت، ۵ یا ۶ سن نبوت ہوئی۔ علامہ طبری فرماتے ہیں — وکان الفاطمة یوم بنی بھا امیر المومنین تسع سنین (ص ۸۱) کہ جس روز سیدہ اور امیر المومنین شادی کے بعد یکجا ہوئے سیدہ نو برس کی تھیں۔

اور دیگر بنات رسول کے متعلق طبقات ابن سعد سے چند روایات نقل کرتے ہیں۔ سیدہ زینب کے متعلق لکھا ہے: کانت اکبر بنات رسول اللہ تزوج ابن خالتھا ابو العاص بن ربیع قبل النبوت، وکانت اول بنات رسول اللہ تزوج ولدت لابی العاص علیاً و امامة" (طبقات جلد ۸ ص ۳۰) کہ سیدہ زینب رسول اللہ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں اور سب سے پہلے آپ ہی کی شادی ہوئی۔ خاوند کا نام ابو العاص بن ربیع ہے اور اُمامہ اور علی نامی بچے پیدا ہوئے۔

سیدہ رقیہ کے متعلق لکھا ہے:۔ کان تزوجھا عتبة بن ابی لھب بن عبد المطلب قبل النبوة فلما بعث رسول اللہ و انزل اللہ تبت ید ابی لھب قال له ابوه راسی من راسك حرام ان لم تطلق ابنته، ففارقھا رسول اللہ ولم یکن یدخل بھا واسلمت حین اسلمت امھا خدیجة بنت خویلد ..... وتزوجت عثمان بن عفان وھاجرت معه الی ارض الحبشة ...... فتوفیت ورسول اللہ ببدر (طبقات جلد ۸ ص ۳۶) کہ سیدہ رقیہ کی شادی قبل نبوت عتبہ بن ابی لہب سے ہوئی جب سورۃ تبت نازل ہوئی تو ابو لہب نے بیٹے کو طلاق پر مجبور کیا۔ آنحضرت نے خاوند بیوی میں مفارقت کروا دی۔ پھر آپ کی شادی حضرت عثمان سے ہوئی۔ ان کے ساتھ حبشہ گئیں اور مدینہ میں بدر کے موقع پر فوت ہوئیں۔

اور سیدہ ام کلثوم کا ذکر یوں ہے:۔ تزوجھا عتیبة بن ابی لھب بن عبد المطلب قبل النبوة ..... ففارقھا ولم یکن یدخل بھا فلم تزل بمکة مع رسول اللہ واسلمت حین اسلمت امھا ..... فلما توفیت رقیة بنت رسول اللہ خلف عثمان بن عفان علی ام کلثوم بنت رسول اللہ وکانت بکرا وذلك فی شھر ربیع الاول سنة ثلاث من الھجرة وماتت فی شعبان سنة تسع من الھجرة (طبقات جلد ۸ ص ۳۷ - ۳۸) کہ سیدہ ام کلثوم کی شادی عتیبہ بن ابی لہب سے ہوئی۔ پھر

قبل دخول طلاق ہوگئی۔ ہجرت تک آپ رسول اللہ کے ساتھ مقیم رہیں، ہجرت کے بعد ربیع الاول ۳ھ میں آپ کی شادی عثمان بن عفان سے کردی گئی (بعد وفات رقیہ) آپ کا وصال شعبان ۹ھ میں ہوا۔

ہمارے لیے آنحضرتؐ کے تمام صاحبزادے اور صاحبزادیاں یکساں قابل احترام ہیں، ان کے پاؤں کی خاک ہمارے لیے سرمۂ چشم ہے۔ رسول اللہ بھی اپنی تمام اولاد سے یکساں محبت کرتے تھے۔ اس معاملے میں باہم تفریق کرنا یا کسی ایک کو دوسروں سے بڑھانا آنحضرت کی شفقتِ پدری پر حرف گیری کرنا ہے۔ ایک مخصوص اندازِ فکر کے حامل نے امت کے سامنے کچھ اس طرح کی صورت حال پیش کر رکھی ہے کہ آنحضرتؐ اپنی اولاد میں سب سے زیادہ حضرت فاطمہ کو چاہتے تھے اور صاحبزادیوں کی اولاد میں حضرات حسنینؓ کو۔ لیکن یہ لوگ اس غم و حزن سے صرفِ نظر کر لیتے ہیں جو آنحضرتؐ کو اپنے صاحبزادے ابراہیم کی وفات پر ہوا تھا، حضرت زینب کی صاحبزادی حضرت امامہ سے رسول اللہ کی محبت فراموش کردی جاتی ہے جسے آپؐ دورانِ نماز کندھوں پر اٹھائے رکھتے تھے۔ انھیں یہ بات یاد نہیں ہے کہ رسول اللہ رحمۃ للعالمین ہونے اور لاتثریب علیکم الیوم کا اعلانِ عام کرنے کے باوجود اس بدبخت انسان کو واجب القتل قرار دے دیا تھا جس نے سیدہ زینب کے سفرِ مدینہ کے دوران انھیں اذیت دی تھی۔ ان مخصوص نظریات کے حامل افراد کو آنحضرتؐ کی زندگی کا وہ واقعہ بھی یاد نہیں رہتا جب رسول اللہ نے اپنے گھر میں کوئی مرغوب شے پکوا کر ایک پلیٹ حضرت اسامہ بن زید کے ہاتھ اپنی صاحبزادی سیدہ رقیہ کے گھر بھجوائی۔ اسامہ جب واپس آئے تو آپؐ نے اشتیاق سے پوچھا کہ گھر والے (حضرت عثمان اور سیدہ رقیہ) کیا کر رہے تھے۔ جواب ملنے پر پوچھا، اسامہ کیا تو نے اس جوڑے سے زیادہ خوبصورت جوڑا کبھی دیکھا ہے؟ ہمارا مقصد کسی کو بڑھانا یا گھٹانا نہیں ہے بلکہ صرف یہ بتانا ہے کہ رسول اللہ کی ساری اولاد ان کے پارہ ہائے جگر تھے۔ اور آپ ان سب پر انتہائی شفیق و مہربان تھے۔ حضرت فاطمہ کے متعلق جو عام روایات اس قسم کی ملتی ہیں کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے یا میں اس سے محبت کرتا ہوں اور ان سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ فاطمہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔ ان اقوال کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ کی تمام اولاد یکے بعد دیگرے آپؐ کی حیات مبارکہ میں ہی فوت ہوگئی تھی۔ حضرت فاطمہ ہی صرف ایک صاحبزادی ہیں جو بعد وصال نبوی فوت ہوئیں، جوں جوں آپ کی اولاد اس دنیا سے اٹھتی جاتی تھی رسول اللہ کی محبت پدری باقی رہ جانے والی اولاد

کی طرف زیادہ مرکوز ہوتی جاتی تھی۔ جب ایک ہی صاحب زادی رہ گئیں تو پھر آپ کے جذبات وہی ہونے چاہئیں جس قسم کے اقوال ملتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کی صورت حال سے دوسری اولاد کی عظمت کو کم نہیں کیا جا سکتا۔

یہ ایک ضمنی گفتگو چل نکلی تھی بات دراصل سیدہ ام کلثوم بنت محمد کی ولادت، عمر اور شادی کے بارے میں ہو رہی ہے — مشہور شیعہ کتاب اعلام الوریٰ باعلام الہدیٰ میں آنحضرت کی صاحبزادیوں کے نکاحوں کا ذکر بایں الفاظ ملتا ہے: — فاما زینب بنت رسول اللہ فتزوجها ابو العاص بن ربیع فولدت لابی العاص جاریة اسمها امامة فتزوجها علی ابن ابی طالب بعد وفات فاطمة وماتت زینب بالمدینة سبع سنین من الهجرة واما رقیة بنت رسول اللہ فتزوجها عتبة بن ابی لهب فطلقها قبل ان یدخل بها ولحقها منه اذیً فقال النبی اللهم سلط علی عتبة کلب من کلابك فتناوله الاسد من بین اصحابه وتزوجها بعده بالمدینة عثمان بن عفان فولدت له عبد اللہ ومات صغیرا نقره دیك علی عینیه فمرض ومات بالمدینة زمن بدر۔ وتخلف عثمان علی دفنها ومنعه ذلك ان یشهد بدراً وقد کان هاجر عثمان الی الحبشة ومعه رقیة۔ واما ام کلثوم فتزوجها ایضاً بعد اختها رقیة توفیت عنده واما فاطمة فنفرد لها باباً (ص ۱۴۶) — یعنی زینب بنت رسول اللہ کی شادی ابو العاص بن ربیع اموی سے ہوئی اور امامہ نامی صاحبزادی پیدا ہوئی۔ حضرت فاطمہ کی وفات کے بعد امامہ سے حضرت علی نے شادی کر لی۔ رقیہ بنت رسول اللہ کی شادی عتبہ بن ابی لہب سے ہوئی جس نے قبل دخول طلاق دے دی۔ آنحضرت نے اس کے لیے بددعا فرمائی اور اسے شیر نے اچک لیا۔ پھر مدینہ میں جا کر رقیہ کی شادی حضرت عثمان سے ہوئی اور عبد اللہ پیدا ہوئے جو بچپن میں فوت ہو گئے۔ جنگ بدر کے موقعہ پر سیدہ رقیہ کا وصال ہوا حضرت عثمان ان کی تیمارداری کے باعث غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ اس سے قبل ہجرت حبشہ میں بھی سیدہ رقیہ جناب عثمان کے ساتھ تھیں۔ سیدہ رقیہ کی وفات کے بعد ام کلثوم کی شادی حضرت عثمان سے کر دی گئی اور آپ بھی انہی کے گھر فوت ہوئیں۔ حضرت فاطمہ کا ذکر ایک الگ باب میں کیا جائے گا۔

اس روایت میں حضرت رقیہ کی شادی عتبہ بن ابی لہب سے بیان کی گئی ہے۔ جس نے

قبل دخول طلاق دے دی تھی۔ آپ کی دوسری شادی ہجرت مدینہ کے بعد حضرت عثمان سے بیان کی گئی ہے۔ طلاق اور نکاح ثانی کے درمیان ایک طویل وقفہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی بتایا گیا ہے کہ ہجرت حبشہ کے دوران بھی سیدنا عثمان اور سیدہ رقیہ یکجا تھے۔ جو ہجرت مدینہ سے برسوں قبل ہوئی تھی۔ علامہ طبرسی یا تو بھول گئے ہیں کہ ایک ہی روایت میں شادی قبل ہجرت حبشہ بھی بتاتے ہیں اور بعد ہجرت مدینہ بھی۔ یا دانستہ طور پر سیدہ رقیہ اور سیدنا عثمان کی ازدواجی زندگی کا عرصہ کم سے کم کر کے دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس روایت میں دوسری اہم بات یہ بیان ہوئی ہے کہ جناب سیدہ ام کلثوم کا ایک ہی نکاح ہوا جو حضرت عثمان سے بعد وفات رقیہ تھا۔ یہاں عتیبہ سے شادی کا ذکر نہیں ہے تو گویا اس شیعہ مؤلف کے نزدیک آپ کی ایک ہی شادی ہوئی تھی اور یہ شادی جنگ بدر کے وقوع پذیر ہوئی جب کہ دیگر تمام صاحبزادیوں کی شادی ہو چکی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ ام کلثوم عمر میں اپنی بہنوں سے چھوٹی تھیں جبھی ان کی شادی سب سے آخر میں ہوئی۔

اب اور روایت ملاحظہ فرمائیے جو اسی مضمون پر ملا باقر مجلسی نے حیاۃ القلوب حصہ دوم ص۸۱ پر نقل کی ہے۔

"حضرت جعفر روایت کردہ است کہ برائے رسول خدا از خدیجہ متولد شدند۔ طاہر، قاسم و فاطمہ و کلثوم و رقیہ و زینب۔ و فاطمہ را بحضرت امیرالمومنین تزویج نمود، و تزویج کرد با ابوالعاص بن ربیعہ کہ از بنی امیہ بود زینب را۔ و بعثمان بن عفان ام کلثوم را و پیش از آنکہ بخانہ آن رفت برحمت الٰہی واصل شد و بعد از حضرت رقیہ را باو تزویج نمود۔" یعنی امام جعفر روایت کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ سے رسول اللہ کے ہاں طاہر، قاسم، کلثوم، رقیہ، فاطمہ اور زینب پیدا ہوئے فاطمہ کی شادی حضرت علی سے ہوئی۔ زینب کی شادی ابوالعاص بن ربیع اموی سے ہوئی۔ ام کلثوم کی شادی حضرت عثمان سے ہوئی لیکن رخصتی سے قبل وہ فوت ہو گئیں۔ اس پر سیدہ رقیہ کی شادی ان سے کر دی گئی۔

گویا علامہ طبرسی کے نزدیک سیدہ رقیہ کی شادی پہلے ہوئی اور ان کی وفات کے بعد ام کلثوم کا بیاہ حضرت عثمان سے ہوا۔ جب کہ ملا باقر کے مطابق معاملہ اس سے الٹ ہے یہ تمام گڑبڑ اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ شیعہ حضرات جناب سیدہ فاطمہ کی ولادت عہد اسلام میں ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کی خاطر انہیں باقی تمام بہنوں سے چھوٹی ظاہر کرتے ہیں

لیکن شادیوں کے معاملہ میں یہ دعویٰ ختم ہو کے رہ جاتا ہے کیونکہ رسول اللہؐ نے شیعہ کے نزدیک بڑی یعنی ام کلثوم کی موجودگی میں چھوٹی یعنی سیدہ فاطمہ کی شادی کردی ہے اور بڑی بہن کی شادی چھوٹی کے ایک سال بعد وقوع پذیر ہوئی۔ لیکن اگر اہل بیت کے ایک اہم رکن۔ ایک سربرآوردہ ہاشمی، عباسیوں کے سربراہ، رسول اللہؐ کے چچا زاد بھائی، حبر الامت اور ترجمان القرآن جناب عبداللہ بن عباس کا یہ بیان پیش نظر رکھا جائے تو معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:

قال کان اول من ولد لرسول اللہ بمکۃ قبل النبوۃ لقاسم وبہ کان یکنی ثم ولد لہ، زینب ثم رقیہ ثم فاطمہ ثم ام کلثوم ثم ولد لہ فی الاسلام عبد اللہ فسمی الطیب والطاہر امہم جمیعًا خدیجۃ بنت خویلد۔ (طبقات جلد ۱ ص ۱۳۳) یعنی ابن عباس کے مطابق قبل بعثت رسول اللہؐ کے ہاں خدیجہ سے قاسم پھر زینب، پھر رقیہ پھر فاطمہ پھر ام کلثوم اور بعد بعثت عبداللہ پیدا ہوئے۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سیّدہ ام کلثوم سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں اور فاطمہ ان سے بڑی ہیں اور سب صاحبزادیاں قبل بعثت پیدا ہوئی ہیں۔ طبقات جلد ۸ صفحہ ۱۹ کی یہ روایت بھی مذکورہ بالا مضمون کی تائید کرتی ہے۔

فاطمۃ بنت رسول اللہ وامہا خدیجۃ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی ولدتھا وقریش تبنی البیت وذلک قبل النبوۃ بخمس سنین یعنی سیدہ فاطمہ جناب خدیجہ کے بطن سے اس وقت پیدا ہوئیں جب قریش آنحضرتؐ کی بعثت سے ۵ برس قبل تعمیر کعبہ میں مصروف تھے۔

اس بات پر تمام شیعہ سنی مورخین متفق ہیں کہ علیؓ وفاطمہؓ کی شادی جنگ بدر سے قبل ہو گئی تھی اور باہم یکجائی جنگ بدر کے فوراً بعد عمل میں آئی۔ سیدہ رقیہ کا انتقال بدر کے روز ہوا اور حضرت عثمانؓ سے سیدہ ام کلثوم کی شادی بدر کے بعد ۳ھ میں ہوئی۔ شادیوں کی اس ترتیب سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ ام کلثوم باقی بہنوں سے چھوٹی تھیں۔ تاہم اگر انہیں اس سے قبل عتیبہ بن ابی لہب کی بیوی تسلیم کیا جائے تو پھر انہیں سیدہ رقیہ کے ساتھ ہی طلاق ہو گئی تھی اور رسول اللہؐ نے رقیہ کی شادی تو فوراً حضرت عثمانؓ سے کر دی لیکن ام کلثوم کی دوسری شادی میں ۱۳ سال کا عرصہ دراز حائل ہے۔ اس عرصہ میں رسول اللہؐ نے حضرت فاطمہ کی شادی کردی لیکن ام کلثوم کا نکاح موخر کر دیا۔ یہ ساری الجھن اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ام کلثومؓ

کہ بڑی اور سیدہ فاطمہ کو چھوٹی تسلیم کیا جائے لیکن اگر معاملہ اُلٹ تسلیم کر لیا جائے تو کوئی ابہام باقی نہیں رہتا۔ صرف عتیبہ سے شادی کا معاملہ تشریح طلب رہ جاتا ہے۔ اس نکاح سے بعض شیعہ روایات تو ویسے ہی انکاری ہیں اور جن شیعہ سنی روایات میں اس کا ذکر ملتا ہے وہاں طلاق قبل دخول کا بھی ذکر ہے۔ گویا اس وقت تک سیدہ ام کلثوم اس قدر کم سن تھیں کہ ان کی رخصتی عمل میں نہ آئی تھی۔ یہ اسی قسم کی صورتِ حال ہے جس قسم کی ہمارے ہندی معاشرے میں بھی موجود ہے کہ بچپن میں منگنی یا شادی کر دی جاتی ہے اور پھر کئی سال بعد بلوغت کے موقع پر رخصتی عمل میں آتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ نے اپنی یہ صاحبزادی بچپن میں ہی اپنے چچا زاد بھائی عتیبہ سے منسوب کر دی ہو۔ بعثت کے بعد یہ نسبت برقرار نہ رہ سکی۔ اور چونکہ ابھی تک سیدہ کم عمر تھیں اسی لیے رسول اللہ نے خاموشی اختیار کی اور جب آپ سنِ بلوغ کو پہنچیں اس وقت ان کی بڑی بہن فوت ہو چکی تھیں۔ رسول اللہ اپنے اس داماد سے راضی تھے اسی لیے آپ کی شادی بھی انہیں کے ساتھ کر دی گئی۔ جو تمام بہنوں سے بعد میں وقوع پذیر ہوئی۔ اور یہ اس بات کی عمدہ ترین دلیل ہے کہ آپ سب سے چھوٹی تھیں۔

سعودی عرب کا تبلیغی مشن

سعودی عرب کے بیرونِ ملک تبلیغ و دعوتِ اسلام کے سب سے بڑے ادارے ادارات البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد کی طرف سے ایک تبلیغی مشن مصر، مراکش اور برطانیہ کے دورے پر جلد روانہ ہونے والا ہے۔ وفد کے قائد محدث عصر علامہ الشیخ محمد بن ناصر الدین البانی ہوں گے۔

ان کے علاوہ وفد میں فضیلت الشیخ محمد عبدالوہاب البنا (سعودی وزارت تعلیم) محمود احمد میرپوری (پاکستان) اور شریف احمد (ہندوستان) شامل ہوں گے۔

وفد مصر اور مراکش میں متعدد علمی اور دینی اجتماعات میں شرکت کرے گا۔ اور اس کے بعد برطانیہ کا مفصل تبلیغی دورہ کرے گا اور رمضان المبارک کے بعد واپس روانہ ہو جائے گا۔